REGD. E. P. No 80

جلد ۴ | ۱۴ ہجرت ۱۳۳۴ ہش ۔ مطابق ۱۴ مئی ۱۹۵۵ء | نمبر ۱۸

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

کی دمشق میں تشریف آوری

دمشق (بذریعہ ڈاک) پرائیویٹ سیکرٹری مکرم چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ورود دمشق کا تفصیلی حال بذریعہ ڈاک ارسال فرمایا ہے جو ذیل میں شائع کیا جاتا ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج بروز ہفتہ بتاریخ تیس اپریل تقریباً سات بجے بذریعہ ڈچ ہوائی جہاز دمشق کے ہوائی اڈہ پر وارد ہوئے۔ بندہ اٹھائیس اپریل کو یہاں پہنچ چکا تھا۔ احباب جماعت دمشق حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی آمد کے بے تابی سے منتظر تھے۔ کئی ایک کو اس بارہ میں بھی بشارات مل چکی تھیں۔ کل جمعہ میں خاصا اجتماع تھا۔ ہمارے محترم دوست استاذ السید منیر الحصنی صاحب نے استقبال کے بارہ میں احباب کو ہدایات دیں۔ احباب جماعت انتہائی درجہ کے معروف اور اکثر ذمہ داری کے مناصب پر مقرر ہیں۔ لیکن کچھ تو صبح ہی زاویۃ الحصنی میں جہاں جماعت کا مرکز ہے پہنچ گئے۔ اور پھر اکٹھے الحاج سید بدر الدین الحصنی صاحب کے مکان پر پہنچے۔ جہاں دوسرے دوست پہلے ہی پہنچ چکے تھے کاروں کا انتظام کیا گیا۔ اور سات بجے سے قبل ہوائی اڈہ پر جا پہنچے۔ چونکہ حضور کے ہمراہ جناب چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب بھی تشریف لا رہے تھے۔ اس لئے ان کو ملنے کی غرض سے سفیر پاکستان جناب سید لال شاہ صاحب بخاری بھی اپنے افسران کے ہمراہ موجود تھے طیارہ اترتا ہوا نظر آیا۔ سید منیر الحصنی صاحب خاکسار اور ایک دو اور دوست جنہیں طیارہ کی سیڑھی کے دروازہ تک جانے کی اجازت تھی آگے بڑھے۔ حضور تشریف لائے اور شرف مصافحہ بخشا۔ پھر حضور اپنے احباب کے اجتماع میں سہارا لئے ہوئے پولیس کے کمرہ میں جہاں پاسپورٹ چیک کئے جاتے ہیں تشریف فرما ہو گئے۔ اور استاذ منیر الحصنی پاس ہی کھڑے ہو کر باری باری احباب کا تعارف کرواتے گئے۔ حضرت سیدہ ام متین، حضرت سیدہ مہر آپا، صاحبزادی امۃ الجمیل اور صاحبزادی امۃ المتین کے استقبال کے لئے الحاج بدر الدین الحصنی کے خاندان کی مستورات تشریف لائی ہوئی تھیں۔ انہوں نے خوش آمدید کہا اور اپنے قابل احترام مہمانوں کو لے کر بلا تاخیر گھر کو روانہ ہو گئیں۔ تھوڑی دیر بعد جب پاسپورٹ چیک کر لئے گئے تو حضور بھی اپنے خدام کے ہمراہ الحاج بدر الدین کے مکان کو روانہ ہو گئے اور چند میل کا فاصلہ طے کرنے کے بعد اپنے میزبان کے مکان پر پہنچ گئے۔ حضور کی قیام گاہ بالا خانہ پر ہے۔ نہایت صاف ستھرا اور آرام دہ مکان ہے۔ اور اپنے آقا کے قدموں تلے آنکھیں بچھانے والا حصنی خاندان میزبان ہے۔ الحاج بدر الدین کا ریشمی کپڑے کا کارخانہ ہے۔ آپ ہمارے دمشق کے مبلغ الحاج السید منیر الحصنی کے چھوٹے بھائی ہیں۔ حضور تھوڑی دیر ڈرائنگ روم میں بیٹھے اور پھر اندر آرام فرمانے کے لئے تشریف لے گئے۔

احباب یہ معلوم کرنے کے لئے بے قرار ہوں گے کہ حضرت امیر المومنین نصرہ اللہ کا سفر کیسے گذرا مکرم ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب اور مکرم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب سے جو معلومات حاصل ہوئیں ان کی روشنی میں رپورٹ پیش ہے۔

طیارہ کی روانگی کا وقت ایک بجے تھا۔ لیکن کچھ لیٹ روانہ ہوا۔ طیارہ کے اندر اتنی ٹھنڈک تھی۔ کہ حضور سردی محسوس فرمانے لگے۔ کمبل پیش کئے گئے۔ سردی دور ہوئی اور حضور نے تقریباً ڈیڑھ گھنٹہ آرام فرمایا۔ مکرم چوہدری ظفر اللہ خاں حضور کے ساتھ کی سیٹ پر تشریف فرما تھے۔ اور وہ خدمت کے لئے بیدار رہے۔ نماز فجر کا وقت ہوا۔ چوہدری صاحب نے حضور کو اطلاع فرمائی۔ حضور نے نماز ادا فرمائی۔ اور پھر حضور نہیں سوئے۔ حضور باتیں کرتے رہے۔ طیارہ کی سواری کا حضور پر رد عمل خوشگوار تھا۔ حضور کو قطعی طور پر امتلاء وغیرہ کی تکلیف نہیں ہوئی۔ خاندان کے باقی افراد بھی خدا کے فضل سے بالکل خیریت سے رہے۔ حضور کی طبیعت کے اچھا ہونے کا اس سے بھی اظہار ہوتا ہے کہ حضور استقبال کرنے والے احباب کے متعلق مختلف امور دریافت فرماتے رہے۔ اور پھر جب کار میں تشریف فرما ہوئے۔ حضور کے ساتھ پچھلی سیٹ پر سید منیر الحصنی اور خاکسار تھے۔ حضور نے بائیبل کے ایک مسئلہ کا ذکر فرمایا۔ اور سید منیر الحصنی صاحب کو اس کے تعلق میں ایک تحقیق کا ارشاد فرمایا۔

ساڑھے گیارہ بجے کے قریب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے جناب چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کے ہمراہ کچھ وقت کے لئے باہر تشریف لے گئے۔

احباب سے درخواست ہے کہ دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ حضور کا یہ سفر ہر طرح مبارک و بابرکت کرے۔ اور حضور کو شفائے کاملہ عاجلہ بخشے۔ حضور رجب ۱۹۲۴ء میں دمشق سے گذرے تو یہاں پر کشن کے قیام کا فیصلہ فرمایا۔ اور آج حضور اس کے ثمرات اپنی آنکھوں سے ملاحظہ فرما رہے ہیں۔ مخلصین کی ایسی جماعت موجود ہے جس کی مثال شائد پاکستان کے سوا اور کہیں مشکل ہو اور پھر احباب اعلیٰ درجہ کے تعلیم یافتہ اور یہاں کی سوسائیٹی میں قابل عزت لوگ ہیں۔

حضور اب دوسری بار دمشق سے گذر رہے ہیں۔ ہم امید کرتے ہیں۔ کہ انشاء اللہ یہ ورود مبارک تر ہو گا۔ اور احمدیت کی ترقی کی نئی بنیادیں انشاء اللہ رکھی جائیں گی۔ خلافت ثانیہ میں پہلے بیعت کرنے والا خاندان حصنی خاندان ہی ہے۔ اور حضور کی میزبانی کی سعادت بھی ان کے حصہ میں ہی آئی ہے۔ ان کے چھوٹے بڑے خدمت کی سعادت کے حصول کے لئے کوشاں ہیں۔

حضور کے استقبال کے لئے دمشق سے باہر سے بھی دوست تشریف لائے ہیں۔ چنانچہ مکرم محمد نديم الانصاری حمص سے تشریف لائے ہیں۔ ہمارے ربوہ کے دوست سید سلیم الحصنی الجابی بھی زیدان سے یہاں استقبال کے لئے پہنچ گئے تھے۔ اور اب جائے اقامت پر خدمت کے لئے حاضر ہیں۔ احباب مسلسل دعائیں فرماتے رہیں۔ کہ خدا تعالیٰ حضور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو۔ آمین

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

دمشق۔ ۱۴ مئی۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی صحت کے متعلق بذریعہ تار اطلاع فرماتے ہیں۔ کہ

"خدا کے فضل سے صحت میں ترقی ہو رہی ہے۔ ہم بیروت سے زیورچ (سوئٹزرلینڈ) جانے کے لئے ۲ مئی کو روانہ ہو رہے ہیں"۔

۵ مئی۔ حضرت صاحب کی طبیعت خدا کے فضل سے اچھی ہے۔

رمضان کے ان مبارک ایام میں احباب جہاں اسلام و احمدیت کی ترقی اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی و درازی عمر کے ساتھ دعا کریں اور حضرت مسیح موعود کے خاندان کے لئے دعا فرمائیں وہاں صحابہ کرام جیسے خیر المثال طبقہ کی عمر درازی اور نئی پود کے ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق پانے کے لئے دعا فرماتے رہیں تا ہم اس قابل ہو سکیں کہ قلیل سے قلیل عرصہ میں اسلام کو سربلند کر سکیں۔ اس میدان عمل میں جو مبلغین ممالک غیر یا ملک ہند میں کام کر رہے ہیں۔ اسی طرح دیگر افراد جو خدمت سلسلہ کے لئے وقف ہیں ان سب کی مساعی کے بابرکت اور بار آور ہونے کے لئے احباب دعا فرماتے رہیں۔

اخبار احمدیہ

لندن۔ ۴ مئی۔ قافلہ کی تیسری پارٹی خیریت کے ساتھ لندن پہنچ گئی۔

قادیان ۵ مئی۔ مکرم مولوی برکات احمد صاحب راجیکی قریباً تین ہفتہ کے قیام کے بعد مزید علاج کیلئے ربوہ تشریف لے گئے۔ بفضلہ تعالیٰ صحت پہلے سے بہتر ہو رہی ہے۔ احباب ان کی صحت عاجلہ کاملہ کے لئے دعا فرماتے رہیں۔

۹ مئی۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی زیارت و ملاقات کے بعد حضرت بھائی عبد الرحمٰن صاحب قادیانی کراچی سے بخیر و عافیت واپس تشریف لے آئے۔ بفضلہ تعالیٰ آپ کی صحت اچھی ہے۔ مکرم ملک صلاح الدین صاحب ناظر امور عامہ و خارجہ بکار سلسلہ پٹیالہ گورداسپور گئے۔

ملک صلاح الدین ایم۔ اے پرنٹر و پبلشر نے راما آرٹ پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔

زمینوں کے تبادلہ کے متعلق ریکارڈ کی ضرورت

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ

قادیان کی زمینوں کے تبادلہ کے متعلق بعض ریکارڈوں کی ضرورت ہے جن دوستوں نے وہاں کوئی زمین بیچی ہو یا خریدی ہو وہ براہِ مہربانی اطلاع دیں کہ کس سن میں انہوں نے رجسٹری کرائی تھی یا کروائی تھی اور فی کنال کس قیمت پر کرائی یا کروائی تھی۔ یہیں اطلاع فوراً ناظر امور عامہ کو بھجوادیں اور ناظر امور عامہ اس کو بہت محفوظ رکھیں۔ اس پر جماعت کی اقتصادی حالت کا انحصار ہے وہ خود بھی ایسا ریکارڈ جمع کریں۔ میرے علم میں اوسط قیمت دو ہزار سے دس ہزار تک تھی۔ یعنی تقریباً چار سے دس ہزار تک فی کنال۔ ناظر صاحب مجھے بھی اطلاع دیتے رہیں اور یہ ریکارڈ محفوظ رکھیں۔ میاں بشیر احمد صاحب یا مرزا ناصر احمد صاحب مانگیں تو ان کو کاپیاں دے دیں۔

مرزا محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی ۲۹ ۵۵/۴

جماعت احمدیہ ظہیر آباد (دکن) کا انیسواں سالانہ جلسہ

اللہ تعالےٰ کے فضل وکرم و رحم سے اس سال ہمارا جلسہ سالانہ گذشتہ جلسوں سے نہایت شاندار اور مقبول عام رہا۔

(۱) امسال ایک چوراستہ پر جھنڈیوں اور لائٹ کے گولوں کے خاص انتظام کے ساتھ جلسہ گاہ کا انتظام کیا گیا تھا۔ جس کے باعث ہر چہار طرف سے بہت کثیر تعداد میں تعداد میں پبلک جمع ہوگئی تھی۔ لاؤڈ سپیکر مکرم سیٹھ یوسف الہ دین صاحب نے اس تقریب کے لئے عطا کیا تھا۔ ان کے نیز دیگر احباب کے جنہوں نے جلسہ میں معاونت فرمائی ہم تہ دل سے ممنون ہیں۔ اور اس موقعہ پر انتخاب عہدیداران بھی عمل میں لایا گیا۔

(۲) بتاریخ ۱۸ و ۱۹ را پریل ۱۹۵۵ء بروز دوشنبہ و سہ شنبہ دو یوم ۸ بجے شب سے ۱۲ بجے رات کے بعد تک مقبول عام تقاریر ہوتی رہیں۔ ماسوا کثیر مسلم آبادی کے ہندو احباب بھی شریک ہو کر بہت متاثر ہوئے۔

(۳) پہلے دن کا جلسہ بصدارت محترم مولوی فضل الدین صاحب صحابی مبلغ سلسلہ ہوا۔ اور دوسرے روز کا جلسہ بصدارت محترم سید بشارت احمد صاحب ایڈووکیٹ حیدرآباد دکن منعقد ہوا۔

(۴) مولانا مولوی بشیر احمد صاحب فاضل مبلغ دہلی اور مولانا مولوی حکیم محمد دین صاحب انچارج مبلغ حیدرآباد و مولوی محمد اسمٰعیل صاحب فاضل وکیل ہائیکورٹ یادگیر و مولوی سراج الحق صاحب مبلغ جماعت احمدیہ تیماپور کی مختلف علمی وروحانی تقاریر ہوئیں۔ جن میں صداقت اسلام و احمدیت کے متعلق عام فہم دلائل بیان کئے گئے۔

(۵) مکرم سید بشارت احمد صاحب ایڈووکیٹ کی تقریر سیرۃ نبوی کے موضوع پر اس عمدگی کے ساتھ ہوئی کہ مسلم و غیر مسلم سامعین بہت متاثر و مسرور ہوئے۔

(۶) اس جلسہ پر منظم جماعت کا نظارہ دیکھ کر عوام بہت متاثر تھے۔ لاؤڈ سپیکر کا خاص طور پر چونکہ انتظام تھا تو جلسہ گاہ کے سوا ہر چہار طرف کے جملہ گھر والے ہزاروں کی تعداد میں گھر بیٹھے ہوئے تقاریر سن کر محظوظ اور مسرور ہوتے رہے۔

خاکسار محمد معین الدین احمدی پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ ظہیر آباد

---

(۳) ادرحاں کے مقدمہ قتل میں پانچ افراد کو سزائے موت ہوئی ہے۔ اپیل ہائی کورٹ لاہور میں کی جارہی ہے۔ بریت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(خاکسارہ سردار بیگم والدہ محمد یار لنگاہ سکنہ ادرحاں ضلع سرگودھا)

(۴) میرے فرزند منیر احمد خاں کے ہاں اللہ تعالیٰ نے ۲۰ را پریل ۱۹۵۵ء مطابق ۲۷ رمضان المبارک ۱۳۷۴ھ ۷ سال کے بعد دوسرا لڑکا عطا کیا ہے ہر دو بچوں کی درازی عمر اور صالح ہونے کیلئے احباب دعا فرمائیں۔

(۵) میرے لڑکوں منیر احمد خاں اور ناصر احمد خاں جو کہ سفر میں ہیں ان کے لئے بھی خاص طور سے دعا فرمائی جائے۔ کہ اللہ تعالےٰ ان کو بھی صحت و تندرستی اور ترقی عطا کرے اور نیک متقی صالح بنائے خادم سلسلہ بنائے۔ تیسرا لڑکا صادق احمد خاں گھر میں ہی موجود ہے اس کے لئے بھی دعا فرمائی جائے۔

راجہ غلام محمد خاں قریشی عثمانی چک ایمرچ۔ کشمیر۔

زائرین

مندرجہ ذیل احباب قادیان تشریف لائے:۔

(۱) ۶ را پریل۔ لاہور سے ایس۔ ایم سلیمان صاحب مع اہل وعیال (از اقارب مرزا منور احمد صاحب) (۲) ۷ را پریل۔ بشیر الدین صاحب ماڈل ٹاؤن لاہور۔ (۳) ۸ را پریل محمد امین صاحب لاہور (برادر نسبتی قریشی سعید احمد صاحب) (۴) ۱۰ را پریل لاہور سے صدیقہ بیگم صاحبہ (از اقارب مولوی بشیر احمد صاحب خادم) مبشر احمد صاحب مع اہلیہ (از اقارب ماسٹری منظور احمد صاحب) اور ایم امیر الدین صاحب مع اہل وعیال (از اقارب غلام حسین صاحب) (۵) ۱۲ را پریل شاہدرہ سے اہلیہ صاحبہ بھائی الہ دین صاحب شاہدروی (۶) ۱۳ را پریل۔ لاہور سے ملک محمد ابراہیم صاحب (والد ملک محمد بشیر صاحب) اور جان محمد صاحب از شرقپور ضلع شیخوپورہ (خالہ زاد برادر عبدالرشید صاحب نیازی)

مندرجہ ذیل احباب واپس تشریف لے گئے:۔

(۱) ۸ را پریل۔ جلال الدین صاحب و محمد امین صاحب (۲) ۹ را پریل۔ بشیر احمد صاحب محمود احمد صاحب۔ میاں محمد مراد صاحب۔ ایس۔ ایم سلیمان صاحب مع اہل وعیال و بشیر الدین صاحب (۳) ۱۰ را پریل عبدالغنی صاحب مع اہل وعیال (۴) ۱۱ را پریل محمد امین صاحب۔

درخواستہائے دعا

۱۔ خاکسار کا بڑا لڑکا بعمر گیارہ سال گھر سے دربدہ سے) بھاگ گیا ہے۔ اور عرصہ تین ماہ سے اس کا کوئی علم نہیں ہو سکا از راہِ کرم دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ اس کے مل جانے کی کوئی صورت پیدا فرمائے اور اسے ہدایت دے (۲) مکرم مولوی نذیر احمد علی صاحب عرصہ تین ماہ سے شدید بیمار اور یہاں ہسپتال میں داخل ہیں۔ ابھی تک کوئی افاقہ نہیں ہے۔ ان کی صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

نیز یہاں کے علاقہ کینیما KENEMA میں ہماری احمدی جماعتوں کو ان کے چیف کی طرف سے محض احمدیت کی وجہ سے تکالیف دی جارہی ہیں اور تنگ کیا جارہا ہے حتیٰ کہ بعض کو قید اور جرمانہ کیا گیا ہے ان کے لئے بھی دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے دشمنوں کو ناکام کرے اور ہمیں کامیابی عطا کرے اور احمدی احباب کو صبر اور استقامت کی توفیق دے۔

محمد صدیق امرتسری مبلغ انچارج سیرالیون احمدیہ مشن ۲۸ ۵۵/۴

مرکزی چندہ جات کے تحفظ کے متعلق فیصلہ جات

برائے توجہ و تعمیل عہدیداران مال جماعت ہائے احمدیہ

(۱) قاعدہ نمبر ۸۱۲ کسی مقامی انجمن یا مقامی عہدیدار کو یہ اختیار حاصل نہیں ہوگا کہ ان چندوں اور دیگر محاصل میں سے جو صدر انجمن احمدیہ کی طرف سے یا ناظر بیت المال کی ہدایت کے ماتحت مرکزی نظام کے لئے مقرر کئے جائیں۔ بغیر منظوری صدر انجمن احمدیہ یا نظارت بیت المال کسی دوسرے مصرف میں لائے۔ بلکہ ضروری ہوگا کہ ایسی تمام رقوم بعد وصولی بلا توقف مرکز میں بھجوائی جائیں۔ مقامی امیر یا پریذیڈنٹ کا فرض ہوگا کہ اس بات کی نگرانی رکھیں کہ تمام جمع شدہ چندہ قواعد کے مطابق امین یا محاسب صاحب کے پاس جمع کیا جاتا ہے۔ اور بلا توقف باقاعدگی کے ساتھ مرکز میں بھیجدیا جاتا ہے۔

(۲) قاعدہ نمبر ۸۱۲ الف اگر کوئی مقامی محصل یا سیکرٹری مال قاعدہ نمبر ۸۱۲ کی خلاف ورزی کرتے ہوئے محاصل صدر انجمن احمدیہ کو اپنے مصرف میں لے آئے۔ تو نہ صرف محصل یا سیکرٹری مال اس رقم کی واپسی کا ذمہ دار ہوگا بلکہ اس جماعت کے پریذیڈنٹ یا امیر اور آڈیٹر بھی اسی طرح کے ذمہ دار ہوں گے جنہوں نے اپنے فرض کی ادائیگی میں غفلت برتی ہو۔ اور اس طرح مبینہ غبن کے ارتکاب میں معاون بنے ہوں۔

(۳) قاعدہ نمبر ۸۱۳ ہر مقامی انجمن کے لئے ضروری ہوگا کہ تمام حساب وکتاب اور دیگر ریکارڈ باقاعدہ طور پر رکھے۔ اور ریکارڈ رکھنے کے طریق کے متعلق اگر مرکز کی طرف سے کوئی ہدایات جاری ہوں تو ان کی تعمیل کرے۔

(۴) ہر ماہ کا جمع شدہ چندہ اس ماہ کی ۲۰ رتاریخ تک بلا تاخیر مرکز میں بھجوادیا جایا کرے۔

(ناظر بیت المال قادیان)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

کا ایک تازہ رؤیا

میں نے آج بروز جمعرات ۲۸ / اپریل کو خواب میں دیکھا کہ میں ایک مکان میں ہوں میرے ساتھ ایک اور شخص بھی ہے۔ جس کو میں جاگنے کی حالت میں پہچانتا نہیں۔ میں نے دیکھا کہ اس مکان کے ایک کمرہ میں ڈاکٹر سر محمد اقبال مرحوم اور شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی بیٹھے ہیں۔ اور ایک دوسرے کو کچھ فارسی کے شعر سنا رہے ہیں۔ اور قرآن شریف کی تلاوت بھی کر رہے ہیں۔ مجھے ایسا معلوم ہوا کہ قرآن شریف کی تلاوت شیخ یعقوب علی صاحب کر رہے ہیں۔ میں اوپر کی منزل سے اتر کر نیچے آیا۔ اور ایک اور شخص جو ان دونوں کے پاس تھا۔ اس سے پوچھا کہ یہاں کیا ہو رہا تھا۔ اس نے کہا کہ ڈاکٹر سر اقبال مرحوم فارسی کے کچھ شعر شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی کو سناتے تھے۔ اور شیخ یعقوب علی صاحب پرانے شعراء کے کچھ شعر سر اقبال کو سناتے تھے۔ جن کو سر اقبال نے بہت پسند کیا اور شیخ صاحب نے پڑھنے کو بھی بہت پسند کیا۔ پھر شیخ یعقوب علی صاحب نے کچھ قرآن شریف پڑھ کر سر اقبال کو سنایا۔ میں نے کہا قرآن شریف پڑھنا سر اقبال کو کیسا پسند آیا۔ اس شخص نے جواب دیا۔ کہ شیخ صاحب کی آواز میں کچھ زیادہ خوبصورتی نہیں تھی۔ اور سر اقبال کو ان کی آواز کچھ زیادہ پسند نہیں آئی۔ اس کے بعد آنکھ کھل گئی :۔

رؤیا میں میں نے سر محمد اقبال صاحب مرحوم کو دیکھا بھی جیسا کہ آج سے چوبیس پچیس سال پہلے ان کی شکل ہوتی تھی۔ ویسی ہی ان کی شکل رؤیا میں دیکھی۔ رؤیا میں جب میں ابھی اوپر کے کمروں میں تھا۔ میں نے دیکھا کہ سر محمد اقبال مرحوم نے ایک رقعہ میری طرف بھیجا۔ اس کا مضمون یہ تھا کہ ہم اس وقت فارسی کے شعر ایک دوسرے کو سنا رہے ہیں۔ اور میں آپ کو یہ رقعہ اس لئے لکھ رہا ہوں۔ کہ کسی زمانہ میں آپ کے خاندان کی زبان فارسی تھی (جیسا کہ فی الواقعہ تھی۔ عورتیں بھی گھر میں فارسی بولتی تھیں۔ اور مرد خط و کتابت فارسی میں کرتے تھے) میں نے سمجھا کہ سر اقبال مجھ سے چاہتے ہیں۔ کہ میرا بھی کوئی فارسی کلام ہو۔ تو ان کو بھجواؤں۔ میں اس رقعہ کو پڑھ کر سخت شرمندہ ہوا اور میں نے کہا ہم لوگوں نے اپنی زبان کس طرح بھلا دی ہے۔ میں نے تو فارسی میں شعر نہیں کہے ہوئے۔ اب میں ان کو کیا بھجواؤں۔ حقیقت یہ ہے۔ کہ حضرت خلیفہ اوّل رضؓ فارسی کے سخت مخالف تھے۔ گو مثنوی مولانا روم انہوں نے مجھے سبقاً پڑھائی۔ فرماتے تھے کہ میاں! مجھے فارسی سے بغض ہے۔ کیونکہ فارسی نے عربی کی جگہ لے لی اور عربی دنیا سے مٹ گئی۔ اس وجہ سے ہم لوگوں کو بھی فارسی پڑھنے کی طرف توجہ نہیں رہی۔ حالانکہ اردو عربی جاننے والے کے لئے فارسی کوئی حقیقت ہی نہیں رکھتی۔ چند مہینے میں اچھی فارسی سیکھ سکتا ہے۔ اگر میں ان کے قول سے اتنا متاثر نہ ہوتا۔ تو کم از کم فارسی دان دنیا سے قریب ترین تعلق پیدا کر سکتا۔ ابھی تک کبھی کبھی یہ خواہش پیدا ہوتی ہے۔ فارسی کتاب پڑھ لیتا ہوں۔ مگر خود لکھنے بولنے کی مہارت نہیں ؛

مرزا محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی ۲۸/۴/۵۵

تعزیت اور درخواست دعاء جماعت احمدیہ ڈربن ٹاؤن کا خاص اجلاس حضرت سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب سکنہ حیدرآباد سے اور ان کے خاندان سے ان کے مخلص برادر زادہ بہادر نواب احمد نواز جنگ صاحب مرحوم کی وفات حسرت آیات پر دلی غم و افسوس کا اظہار کرتا ہے اور ان کے اس غم میں شریک ہے اور اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اعلیٰ علیین میں جگہ دے اور لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ کل من علیہا فان ویبقی وجہ ربک ذوالجلال والاکرام

(۲) بندہ ان سب احباب کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہے جنہوں نے ہماری لائبریری کیلئے بعض کتب رسالے اخبارات ارسال کئے ہیں۔ فجزاھم اللہ تعالیٰ (۳) احباب کرام از راہ کرم دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے مشن کو ہر قسم کی کامیابی عطا فرمائے اور وہ ہم سب سے راضی ہو جائے اور ہم سب کا انجام بخیر ہو۔ آمین ہم بیشک کمزور ہیں لیکن ہمارا خدا وند کریم قادر و قیوم ہے وہ کن کے حکم سے سارے جہان کو احمدی کر سکتا ہے۔ اور دنیا میں امن و امان پیدا کر سکتا ہے۔

خاکسار محمد ابراہیم خلیل عفی اللہ عنہ ایڈیٹر البشریٰ ڈربن ٹاؤن افریقہ

شذرات

ہندو کوڈ بل

۱۔ لوک سبھا میں ہندو شادی طلاق بل پر بحث کے دوران میں سردار تیجا سنگھ صاحب نے کہا۔ کہ ہندو مذہب کی پرانی کتابوں میں بھی ایک سے زیادہ شادی کی اجازت ہے۔ بشرطیکہ کسی کے اولاد نہ ہو۔

۲۔ اس بل کی بحث کے دوران میں ٹنڈن جی نے طلاق کی مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ ہندو شادی کی پوترتا (تقدس) کو خراب نہیں کرنا چاہتے۔ لیکن ٹنڈن جی کی یہ بات معقول نہیں پنڈت نہرو نے اس سوال کا جواب دیتے ہوئے کہا کہ ہندو شادی ایک مقدس شے ہے کہا کہ تقدیس کیا ہوتی ہے؟ اس کے معنیٰ کیا ہیں؟ اس کو خاص مذہبی اہمیت حاصل ہونے کا یہ مطلب نہیں کہ ایسے افراد کو باندھ دیا جائے۔ جو ایک دوسرے سے نفرت کرتے ہیں اور ان کی زندگی کو جہنم بنا دیا جائے۔ درحقیقت شادی کا رشتہ انسان کا اپنا بنایا ہوا ہے اور ضروری نہیں کہ شادی کامیاب ہو بعض اوقات طبائع میں اختلافات کے باعث جدائی ناگزیر ہو جاتی ہے اسلئے شادی کے تقدس پر کوئی اثر نہیں پڑتا

۳۔ لڑکیوں کو باپ کی جائیداد کے ورثہ میں حصہ دینے کی بھی مخالفت کی گئی اور کہا گیا کہ بھائی بہن کی محبت میں فرق آ جائے گا۔ یہ بھی کہا گیا۔ کہ تجارتوں کو دھکا لگے گا۔ ایک یہ خیال ظاہر کیا گیا۔ کہ گویا اس طریق سے داماد اپنے خسر کا وارث بن جائے گا کیونکہ شادی شدہ لڑکی ورثہ کا مال اپنے گھر لے جائے گی۔

قرآن مجید فرماتا ہے رُبَمَا یَوَدُّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا لَوْ کَانُوْا مُسْلِمِیْنَ کہ بسا اوقات غیر مسلم یہ خواہش کرتے ہیں کہ وہ بھی مسلمان ہوتے۔ یعنی مسلمانوں میں رائج بہت سی باتوں سے متاثر ہوتے ہیں۔ اور انہیں زیادہ نافع پاتے ہیں۔ چنانچہ پونے چودہ سو سال سے طلاق۔ ورثہ اور دوسری شادی کے متعلق اسلامی شریعت کے ذریعہ جو منصفانہ اور مطابق فطرت قوانین جاری ہیں۔ اب مجبور ہو کر دیگر اقوام ان کو اپنا رہی ہیں۔

اردو کی دہلی میں جلاوطنی

افسوس کہ اور تو اور دہلی دارالحکومت میں اردو سے جلاوطنوں جیسا سلوک کیا جا رہا ہے۔ آئین ہند میں علاقائی زبانوں میں شمار کیا جانے پر بھی کسی ریاست نے اسے اپنی زبان قرار نہیں دیا۔ اردو کے اخبارات اردو میں ہی اس کی جڑ پر تبر چلاتے ہیں۔ چنانچہ اردو مدارس دہلی کے اساتذہ کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ کاغذات ہندی میں بھجوایا کریں۔ صدر میونسپل کمیٹی کو توجہ دلائی گئی۔ لیکن ان کی طرف سے کوئی کارروائی نہیں کی گئی۔ اور اردو کے کاغذات بدستور واپس کئے جا رہے ہیں۔ مزید برآں اردو مدارس کے طلبہ کو ہندی کتب لانے پر مجبور کیا جا رہا ہے۔

لیکن یہ سب کچھ اس ہندی کی خاطر کیا جا رہا ہے جس کے متعلق چند دن قبل سابق گورنر جنرل راجگوپال اچاریہ صاحب نے کہا کہ ہندی میں بھارت کی عوامی زبان بننے کی صلاحیت ابھی نہیں پائی جاتی اور وزیر اعلیٰ مدارس اس حق میں ہیں کہ ہندی کو قومی زبان کی حیثیت میں نفاذ کو ملتوی کیا جائے۔

دارالحکومت میں جرائم کی رفتار

سرکاری رپورٹ مظہر ہے کہ دہلی میں ۱۹۵۲ء میں ۲۳۵۱۹ اور ۱۹۵۳ء میں ۴۰۸۱۵ جرائم ہوئے۔ یہ رفتار آبادی کی کثرت کے نتیجہ میں نہیں کیونکہ دہلی میں ۵۳ء میں ۵۲ء کی نسبت دگنی نہیں ہوئی۔ اس لئے یہ امر نہایت تشویشناک ہے۔ اور سیاسی مدبروں کے علاوہ مذہبی رہنماؤں اور محکمہ تعلیم کی خاص توجہ کے لائق ہے۔ بیشک بھارت میں اقتصادی ترقی ہو رہی ہے۔ جو ہمارے لئے موجب مسرت ہے۔ لیکن اگر اس رفتار سے ہمارے اخلاقی اقدار میں فرق آتا جائے تو اقتصادی ترقی کی رفتار دردسر کا موجب ہوگی۔ تعلیمی اداروں کی طرف نظر اٹھائیں۔ تو ہمارے لئے سخت تکلیف دہ یہ امر ہوتا ہے۔ کہ کل ہند کانگرس کے صدر جناب ڈھیبر صاحب نے کہا ہے۔ کہ ہر نوجوان اپنے حسین فلم ایکٹر کا مثیل ظاہر کرتا ہے۔ دہلی کی دیویوں اور کئی رہنماؤں نے سینما بینی کے بڑھتے ہوئے شوق پر شدید تشویش کا اظہار کیا ہے۔ امتحان میں ذرا مشکل پرچہ آ جائے تو توڑ پھوڑ بازی شروع ہو جاتی ہے۔ ہڑتال اور ممتحنوں پر حملے کئے جاتے ہیں۔ اساتذہ کا احترام نئی پود کے دل سے عنقا ہو گیا ہے۔ چند روز قبل ایک جگہ بعض طلباء نے اپنے استاد کی آنکھیں نکال دی ہیں۔ یہ تمام صورت حالات گہرے مطالعہ اور فکر کے لائق ہے۔

اسلامی تمدّن

تقریر مکرم مولوی بشیر احمد صاحب مبلغ سلسلہ احمدیہ بر موقعہ جلسہ سالانہ قادیان ۱۹۵۴ء

(۳)

۱۰۹۹ء میں بیت المقدس پر عیسائیوں نے قبضہ کیا۔ ریمانڈ وا ڈیل جو اس وقت کا مشہور قسیس اور پادری تھا لکھتا ہے کہ جس وقت ہمارے آدمی دیواروں اور برجوں پر قابض ہو گئے تو مسلمانوں میں عجیب واقعات نظر آنے لگے یعنی کسی کا سر کٹا ہوا یہ تو خفیف مصیبت تھی بعض کے چہرے مجروح تھے اور وہ بہ مجبوری اپنے کو دیواروں سے نیچے گرا رہے تھے۔ بیت المقدس کے راستوں پر ہر جگہ پر سروں ہاتھوں اور پاؤں کے انبار لگے ہوئے تھے اور لاشوں پر سے چلنا پڑتا تھا۔ لیکن یہ بیان بہت ہی کم ہے بہ نسبت اس کے جو وقوع میں آئے۔"

آگے جا کر یہی قسیس ان دس ہزار مسلمانوں کے قتل کا حال لکھتا ہے جنہوں نے مسجد حضرت عمر میں پناہ لی تھی۔ وہ لکھتا ہے۔

"حضرت سلیمان کی قدیم ہیکل میں اس قدر خون بہایا گیا تھا کہ اس خون میں لاشیں خون میں تیرتی پھرتی تھیں۔ کسی کا سر کسی کا دھڑ سب بے جوڑ اس طرح ایک دوسرے سے ملے ہوئے تھے کہ پہچاننا بہت مشکل تھا۔"

(تمدن عرب ص ۲۹۹)

اسی پر بس نہیں بعد ازاں بیت المقدس کے جملہ مکینوں کو تہ تیغ کرنے کا فیصلہ کر لیا گیا جن کی تعداد ساٹھ ہزار تھی۔ اور یہ قتل عام آٹھ دن تک جاری رہا اور سب عورتیں بچے بوڑھے قتل کر دیئے گئے۔

یہ نمونہ ہے اس قوم کا جو آج بھی مہذب اور متمدن کہلاتی ہیں۔

سلطان صلاح الدین ایوبی

بیت المقدس کا ذکر آ جانے پر میں چاہتا ہوں کہ سلطان صلاح الدین ایوبی جو صلیبی جنگوں کا ہیرو تھا اس کا بھی کچھ ذکر کر دوں تا یہ معلوم ہو کہ اس مسلمان فاتح نے جب بیت المقدس کو فتح کیا تو اس نے کیا نمونہ دکھایا۔

سلطان صلاح الدین ایوبی نے جب بیت المقدس کو فتح کیا تو اس نے بیت المقدس میں داخل ہوتے ہی موت۔ مار اور قتل کی ممانعت کر دی۔ اور محض ایک خفیف سا جزیہ ان پر مقرر کیا۔ اور سلطان صلاح الدین ایوبی کا یہ واقعہ تو زبان زد خلائق ہے کہ عیسائیوں کی طرف سے صلیبی جنگوں کے ہیرو فلپ آگسٹس اور رچرڈ دی لائن بیمار تھے سلطان کو ان کی بیماری کی اطلاع ہوئی۔ تو ان کے علاج کے لئے اپنا ڈاکٹر بھجوایا اور انواع و اقسام کے فروٹ بھجوائے۔ بلکہ بعض روایات کے مطابق سلطان خود ان کی عیادت کے لئے گئے اور ان سے کہا کہ ہم مسلمان ہیں ہم بزدل نہیں کہ آپ کی بیماری کی حالت میں آپ پر حملہ کریں۔ میں تو یہ چاہتا ہوں کہ آپ تندرست ہو جائیں اور تندرستی کے بعد پھر میدان جنگ میں مردانگی سے ہمارا مقابلہ ہو۔

یہ وہ نمونے ہیں جو مسلمانوں نے جنگوں کی صورت میں اور فاتح ہونے کی حالت میں دکھائے۔

بین الاقوامی قیام امن کا اصول

ان امور کے علاوہ جن پر مسلمانوں نے جنگ ہو جانے کی صورت میں اور فاتح ہونے کی حالت میں عمل کیا اسلام نے مستقل طور پر جھگڑوں کو مٹانے اور بین الاقوامی امن قائم کرنے کے لئے ایک زبردست اصل بیان کیا اور وہ اصل حسب ذیل الفاظ میں ہے۔

وَإِنْ طَائِفَتَانِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ اقْتَتَلُوا فَأَصْلِحُوا بَيْنَهُمَا فَإِنْ بَغَتْ إِحْدَاهُمَا عَلَى الْأُخْرَى فَقَاتِلُوا الَّتِي تَبْغِي حَتَّى تَفِيءَ إِلَى أَمْرِ اللَّهِ فَإِنْ فَاءَتْ فَأَصْلِحُوا بَيْنَهُمَا بِالْعَدْلِ وَأَقْسِطُوا إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِينَ۔ (حجرات ع ۱)

یعنی اگر دو قومیں آپس میں لڑ پڑیں تو ان کی آپس میں صلح کرا دو یعنی دوسری قوم کو چاہیئے کہ درمیان میں آ کر ان کو جنگ سے روکیں اور جو جنگ کی وجہ ہے اس کو دور کرنے کی کوشش کریں۔ اور ہر ایک کو اس کا حق دلائیں۔ لیکن اگر اس کے باوجود ایک قوم باز نہ آئے۔ اور دوسری قوم پر حملہ کر دے اور مشترکہ انجمن کا فیصلہ نہ مانے۔ تو اس قوم سے جو زیادتی کر رہی ہو سب قومیں مل کر جنگ کریں یہاں تک کہ وہ خدا کے حکم کی طرف لوٹ آئے۔ یعنی ظلم و خیال چھوڑ دے۔ پس اگر وہ اس امر کی طرف مائل ہو گا۔ تو ان دونوں قوموں میں پھر صلح کرا دی جائے "انصاف اور عدل سے کام لو۔ اللہ انصاف کرنے والوں کو پسند کرتا ہے"

زرّیں گُر

اس آیت میں بین الاقوامی امن اور صلح کے لئے یہ زریں گُر بنایا گیا ہے۔ کہ جب دو قوموں میں فساد اور لڑائی کے آثار ہوں۔ تو دوسری قومیں کسی کی طرفداری کرنے کی بجائے ان دونوں کو مجبور کریں کہ وہ قوموں کی پنچایت سے اپنے جھگڑے کا فیصلہ کرا دیں۔ اگر وہ منظور کریں تو جھگڑا ختم ہو جائے گا اور لڑائی رک جائے گی۔ لیکن اگر ان میں سے ایک نہ مانے اور لڑائی کے لئے آمادہ ہو جائے۔ تو دوسرا قدم یہ اُٹھایا جائے کہ باقی سب اقوام مظلوم کے ساتھ مل کر ظالم کا مقابلہ کریں۔ اور یہ ظاہر ہے کہ سب اقوام کا مقابلہ ایک قوم نہیں کر سکتی۔ ضروری ہے کہ اس کو جلد ہوش آ جائے گا۔ اور وہ صلح پر آمادہ ہو گی۔ جب وہ اس اقدام پر صلح کے لئے تیار ہو تو تیسرا اقدام یہ اٹھایا جاوے کہ ان دونوں قوموں میں جن کے باہمی جھگڑے کی وجہ سے جنگ شروع ہوئی تھی صلح کرا دی جاوے اور کوئی قوم اس وقت اپنے آپ کو فریق مخالف بنا کر خود اس سے معاہدات کرنے کے لئے نہ بیٹھ جائے۔ پہلے اپنے سابقہ معاملات کو رہنے دیں۔ صرف اس جھگڑے کا فیصلہ کریں جس کے سبب سے جنگ ہوئی تھی۔ اس جنگ کی وجہ سے نئے مطالبات قائم کر کے ابدی فساد کی بنیاد نہ ڈالیں۔

چوتھے یہ امر مدنظر ہو کہ معاہدہ معاہدہ انصاف پر مبنی ہو۔ یہ نہ ہو کہ ایک فریق مخالفت کر چکا ہے اس لئے اس کے خلاف فیصلہ کر دو۔ بلکہ باوجود جنگ کے اپنے آپ کو فریق ثالث کی صف میں رکھو اور فریق مخالف نہ ہو۔

بین الاقوامی سبھا

اگر مندرجہ بالا صفات سے متصف کوئی بین الاقوامی سبھا قائم ہو اور قرآن مجید کے بیان کردہ اصولوں پر وہ سختی سے پابندی کرے۔ تو آپ دیکھیں کہ کس طرح دنیا میں بین الاقوامی امن قائم ہو جاتا ہے۔

فساد کے بڑھنے کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ اول تو جھگڑا ہونے پر دوسری طاقتیں الگ بیٹھ کر تماشہ دیکھتی ہیں اور جب دخل دیتی ہیں تو الگ الگ کوئی کسی کے ساتھ ہو جاتی ہے اور کوئی کسی کے ساتھ۔ اور اس طرح مختلف قوموں کا ان حالات میں بٹ جانا جنگ کو بڑھانے کا موجب ہوتا ہے۔ اگر دوسری طاقتیں آپس میں مل کر بغیر اپنے خیالات کا اظہار کئے پہلے یہ فیصلہ کریں کہ حکومتوں کی پنچایت کے ذریعہ اس جھگڑے کو طے کیا جاوے۔ اور سب مل کر متفقہ طور پر دونوں باہم جھگڑنے والوں کو توجہ دلائیں کہ لڑنے کی ضرورت نہیں۔ بین الاقوامی مجلس میں اپنے خیالات پیش کرو۔ اور اس اصل کو مدنظر رکھا جائے۔ کہ ثالث اقوام پہلے سے کوئی خیالات قائم نہ کریں۔ اور جس طرح جج فریقین کی باتیں سننے سے پہلے کوئی رائے قائم نہیں کرتا۔ بلکہ فریقین کی باتیں سن کر فیصلہ کرتا ہے۔ اسی طرح یہ ثالثی سبھا دونوں کی بات سن کر فیصلہ کرے۔ اور جو فریق اس فیصلہ کو تسلیم نہ کرے سب اس سے مل کر جنگ کریں۔ اور جب وہ زیر ہو جائے تو اس وقت اس کے سامنے اپنی طرف سے کوئی نئے مطالبات پیش نہ کریں بلکہ پہلے جھگڑے کو سلجھا دیں۔ اگر اس موقع پر اس سے فائدہ اُٹھانے کی کوشش کی۔ تو ناجائز فائدہ اُٹھانے والی قوموں میں آپس میں تباغض اور تحاسد بڑھے گا۔ اور جس قوم کو زیر کیا جائے گا اس کے ساتھ بھی اچھے تعلقات قائم نہ رہ سکیں گے۔ اور بین الاقوامی سبھا کے ساتھ قوموں کی سچی ہمدردیاں شامل نہ ہوں گی۔

اس صورت میں جنگ کے اخراجات کا سوال رہ جاتا ہے۔ یہ اخراجات سب قوموں کو برداشت کرنے چاہیئں اور اس طرح جنگیں بھی کم ہو جائیں گی اور دوسرے انتظام میں بھی خود غرضی کا دخل نہ ہو گا۔ اس لئے سب اقوام اس طرف مائل ہوں گی اور مصارف جنگ جملہ اقوام پر تقسیم ہو جائیں گے۔

یہ وہ زرّیں اصل ہے کہ اگر قومیں اس کو اختیار کریں۔ تو نہ صرف یہ کہ بہت سے جھگڑے نپٹ جائیں گے بلکہ ان کی قعنا رقائم ہو جائے گی اور دنیا جو ہر روز جنگوں سے خائف رہتی ہے امن کی زندگی بسر کرے گی۔ (باقی)

چندوں کے متعلق جماعت کی اہم ذمہ داری

مالی خدمت دین کا نصف حصہ ہے

رقم فرمودہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے ربوہ

گو یہ مضمون جماعتہائے پاکستان کو مخاطب کر کے لکھا گیا ہے لیکن نفسِ انفاق فی سبیل اللہ کا ہر ایک احمدی مخاطب ہے اس لئے اسے یہاں درج کیا جا رہا ہے تا احباب مالی خدمت کی طرف پوری طرح توجہ کریں (ایڈیٹر)

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سفر یورپ پر تشریف لے جانے سے قبل میاں عبدالحق صاحب رامہ کو جو ڈال ہی میں مرکزی حکومت پاکستان کے ایک معزز عہدہ سے ریٹائر ہوئے ہیں۔ محترمی خان صاحب مولوی فرزند علی صاحب کی جگہ (جو بیماری کی وجہ سے فارغ ہو گئے ہیں) ناظر بیت المال مقرر فرمایا ہے۔ اور رامہ صاحب نے اپنے نئے عہدہ کا چارج لے کر مجھ سے خواہش کی ہے کہ میں جماعت کو چندوں کی ذمہ داری کے متعلق توجہ دلاؤں۔ سو میں امید کرتا ہوں کہ احباب جماعت اور کارکنان جماعت رامہ صاحب کے ساتھ پورا پورا تعاون کر کے اس مقدس کشتی کو آگے چلانے میں ان کا ہاتھ بٹائیں گے۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی تنظیم کے ماتحت خدا تعالیٰ نے جماعت کے سپرد فرمائی ہے۔

میرا ہمیشہ سے یہ خیال رہا ہے کہ اس زمانہ میں خصوصاً اور ویسے عموماً مالی خدمت دین کا نصف حصہ ہے۔ اسی لئے قرآن مجید نے اپنی ابتداء میں ہی جو صفت متقیوں کی بیان فرمائی ہے۔ اس میں ان کی ذمہ داریوں کا خلاصہ ان الفاظ میں بیان کیا ہے کہ الذین یقیمون الصلوٰۃ ومما رزقناھم ینفقون "یعنی متقی تو وہ ہیں جو ایک طرف تو خدا کی محبت میں اس کی عبادت بجا لاتے ہیں۔ اور دوسری طرف اپنی خدا داد رزق سے دین کی خدمت میں خرچ کرتے ہیں" اس اہم آیت میں گویا دینی فرائض کا پچاس فی صدی حصہ انفاق فی سبیل اللہ کو قرار دیا گیا ہے۔ چنانچہ یہی وجہ ہے کہ قرآن مجید نے جہاں جہاں اعمال صالحہ کی تلقین فرمائی ہے۔ وہاں ہر مقام پر لازماً صلوٰۃ اور زکوٰۃ کو خاص طور پر نمایاں کر کے بیان کیا ہے اسی طرح موجودہ زمانہ میں چندوں کی اہمیت اس بات سے بھی ثابت ہے کہ جہاں خدا تعالیٰ نے سورہ کہف میں ذوالقرنین کا ذکر فرمایا ہے وہاں اس کی زبان سے یہ الفاظ کہلوائے ہیں اٰتُوْنِیْ زُبَرَ الْحَدِیْدِ "یعنے اے لوگو مجھے دھات کے ٹکڑے لا کر دو۔ تا میں تمہارے مخالفوں کے حملہ کے خلاف ایک مضبوط دیوار کھڑی کر دوں" اس جگہ استعارہ کے طور پر دھات کے ٹکڑوں سے سونے چاندی کے سکے مراد ہیں۔ جو دین کے کاموں کے چلانے کے لئے ضروری ہیں۔ اور سب دوست جانتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے صراحت فرمائی ہے۔ کہ بے شک گزشتہ زمانہ میں بھی کوئی ذوالقرنین گزرا ہو گا مگر اس زمانہ میں پیشگوئی کے رنگ میں ذوالقرنین سے مسیح موعود یعنے میں خود مراد ہوں۔ جو دجالی طاقتوں کے مقابلہ کے لئے مبعوث کیا گیا ہوں۔ اسی لئے آپ نے چندوں کے بارے میں اتنی تاکید فرمائی ہے کہ ایک اشتہار کے ذریعہ اعلان فرمایا کہ جو شخص احمدیت کا عہد باندھ کر پھر تین ماہ تک الٰہی سلسلہ کی خدمت کے لئے کوئی چندہ نہیں دیتا۔ اس کا نام بیعت کنندگان کے رجسٹر سے کاٹ دیا جائے گا۔

اسی طرح حضرت خلیفۃ المسیح الثانی بھی چندوں کی ادائیگی کے متعلق انتہائی تاکید فرماتے رہتے ہیں۔ اور اس بارے میں بسا اوقات اتنی گھبراہٹ کا اظہار فرماتے ہیں۔ کہ بعض اوقات میرے دل میں خیال گزرتا ہے کہ جب خدا تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ ینصرک رجال نوحی الیھم من السماء تو پھر تحریک اور تاکید تو بے شک بجا ہے۔ مگر حضرت صاحب اتنی گھبراہٹ کا اظہار کیوں فرماتے ہیں! لیکن پھر ایسے موقعہ پر مجھے غزوہ بدر کا وہ واقعہ یاد آ جاتا ہے۔ جب خدائی وعدہ کے باوجود آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اتنی گھبراہٹ اور بے چینی کی حالت میں دعا فرماتے تھے کہ آپ کی چادر مبارک آپ کے کندھوں سے گر گر جاتی تھی۔ اور حضرت ابوبکرؓ نے حضورؐ کی تکلیف کا خیال کر کے آپ سے عرض کرتے تھے۔ کہ حضور جب خدا کا وعدہ ہے کہ وہ نصرت فرمائے گا۔ اور غلبہ دے گا تو آپ اتنے گھبراتے کیوں ہیں؟ مگر رسول اللہ صلعم جانتے تھے کہ اگر ایک طرف خدا کا وعدہ ہے تو دوسری طرف خدا کا غنا ذاتی بھی ہے۔ اور پھر خدا کی حکیمانہ قدرت نے دنیا میں اسباب و علل کا سلسلہ بھی جاری کر رکھا ہے فکان الرسول اعلم

اس طرح عقلاً بھی چندوں کی غیر معمولی اہمیت ظاہر و عیاں ہے۔ کیونکہ سلسلہ اسباب و علل کے ماتحت ہر کام کو چلانے کے لئے روپے کی ضرورت ہوتی ہے۔ جس کے بغیر کوئی کام سرانجام نہیں پا سکتا۔ خدمت دین کے اہم رکن تبلیغ اور تعلیم اور تربیت اور تنظیم ہیں۔ اور ان سب کے لئے بھاری اخراجات کی ضرورت ہے۔ اور یہ ضرورت موجودہ زمانہ میں جبکہ صداقت کے مقابلہ پر باطل کی طاقتیں بے انتہا ساز و سامان اور ان گنت مال و زر سے آراستہ ہیں۔ بہت زیادہ اہمیت اختیار کر گئی ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم (فداہ نفسی) شرک کے بھاری فتنہ اور اس کے مقابل پر توحید کی بے انتہا اہمیت کے پیش نظر فرمایا کرتے تھے۔ کہ اگر کوئی شخص مجھ پر سچے دل سے ایمان لا کر لا الٰہ الا اللہ کی حقیقت پر قائم ہو جائے۔ تو وہ خدا کے فضل سے جنت میں جائے گا۔ وان زنیٰ وان سرق۔ ہم جو رسول پاک کے ادنیٰ خادم بلکہ خاک پا ہیں تحدی کے ساتھ اور حتمیت کے رنگ میں تو ہرگز کچھ نہیں کہہ سکتے۔ مگر اس نور کی وجہ سے جو اسلام اور احمدیت نے ہمارے دلوں میں پیدا کیا ہے امید رکھتے ہیں کہ اس زمانہ میں جو مسلمان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ایمان لا کر سچے دل سے خدا کی عبادت کرتا۔ اور اپنی سلسلہ میں شامل ہو کر اسلام کی اعانت کے لئے باقاعدہ مالی خدمت بجا لاتا ہے وہ اپنی بعض بشری کمزوریوں کے باوجود خدا کے فضل سے جنت میں جائے گا۔ بشرطیکہ وہ اپنے دل میں کسی قسم کے نفاق کی ملونی نہ رکھتا ہو۔ وذالک ظننا باللہ وقال اللہ تعالیٰ انا عند ظن عبدی بی۔

اس وقت جماعت بہت سے بوجھوں کے نیچے ہے۔ ایک طرف کئی پرانے قرضے اس کے سر پر ہیں۔ اور دوسری طرف اسلام کی خدمت اور اشاعت کے لئے کئی نئے اخراجات اسے درپیش ہیں۔ پس اس وقت دوستوں کو خاص توجہ اور خاص ولولہ کے ساتھ کام کرنے کی ضرورت ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کیا خوب فرمایا ہے۔ کہ:۔

بکوشید اے جواناں تا بدیں قوت شود پیدا
بہار و رونق اندر روضۂ ملت شود پیدا

جہاں تک میں سمجھتا ہوں اگر جماعت کے دوست عموماً اور امراء اور صدر صاحبان خصوصاً ذیل کی تجویزوں پر پوری پوری توجہ کے ساتھ عمل کریں تو انشاء اللہ بہت عمدہ نتائج پیدا ہو سکتے ہیں۔

(۱) ناظر بیت المال کے ساتھ پورا پورا تعاون کریں۔ اور ان کی تحریکوں کو دلی توجہ کے ساتھ سنیں اور ان پر عمل کریں۔ اور اگر مقامی حالات کی وجہ سے کسی بات میں اختلاف رائے ہو۔ تو مناسب طریق پر پیش کر کے فیصلہ کرائیں نئے ناظر بیت المال سرکاری دفاتر میں برسوں اسی لائن میں کام کر چکے ہیں اور نئے ولولہ کے ساتھ اس میدان میں قدم رکھ رہے ہیں۔ اور میرے علم میں مخلص اور فہمی اور سمجھدار کارکن ہیں۔ اگر انہوں نے حسب توقع محنت اور سمجھ سے کام کیا۔ اور جماعت نے ان کے ساتھ پوری طرح تعاون کیا۔ تو خدا کے فضل سے بہت عمدہ نتائج پیدا ہو سکتے ہیں۔

(۲) مقامی جماعتوں کے کارکن اپنی اپنی جگہ اس بات کا تفصیلی جائزہ لیں۔ کہ آیا ان کے حلقہ میں کوئی احمدی ایسا تو نہیں ہے۔ جو حسب ہدایت سلسلہ باقاعدہ چندہ ادا نہ کرتا ہو۔ یعنے اگر وہ موصی ہے تو اپنی وصیت کے مطابق چندہ نہ دے رہا ہو۔ اور اگر غیر موصی ہے تو مقررہ ریٹ کے مطابق چندہ عام ادا نہ کر رہا ہو۔ اگر جماعت میں کوئی نادہندہ ہو یا وہ چندہ تو دیتا ہو مگر مقررہ شرح کے مطابق نہ دیتا ہو۔ تو اسے ہر رنگ میں اور پوری کوشش کے ساتھ پورا چندہ یا پورا حصہ وصیت ادا کرنے پر آمادہ کیا جائے۔ اور اس کوشش کو یہاں تک لمبا کیا جائے کہ جماعت میں کوئی فرد نادہندہ نہ رہے۔ احمدی ہو کر چندہ میں نادہندہ ہونا ایسا ہے۔ کہ گویا کسی کا آدھا دھڑ مارا ہوا ہو۔

(۳) تجارت پیشہ اور زمیندار اصحاب اور صناعوں اور دیگر پیشہ ور لوگوں کے چندوں کی خاص نگرانی کی جائے۔ کہ وہ اپنی آمد کے مطابق صحیح صحیح چندہ ادا کرتے ہیں یا نہیں۔ چندہ کے معاملہ میں زیادہ خرابی اسی حصہ میں واقع ہوتی ہے۔ بعض لوگ اپنی آمد بتانے سے گریز کرتے ہیں۔ ایسے لوگوں کو سمجھایا جائے کہ آپ لوگ بیعت کرتے ہوئے اقرار کر چکے ہیں۔ کہ "میں دین کو دنیا پر مقدم کروں گا" اس لئے آپ کا یہ سودا خدا کے ساتھ ہے۔ اور خدا کے ساتھ سودا کر کے دھوکا کرنے والا بالآخر کبھی کامیاب اور بامراد نہیں ہوتا۔

(۴) جو نئے دوست جماعت میں داخل ہوتے ہیں۔ انہیں شروع سے ہی چندوں کا عادی بنایا جائے۔ یہ پالیسی درست نہیں ہے کہ نئے لوگوں کے ساتھ چندوں کے معاملہ میں نرمی کرنی چاہیئے جو لوگ ایک دفعہ رعایت کے عادی ہو جاتے ہیں وہ پھر الا ماشاء اللہ ہمیشہ رعایت کے ہی طالب رہتے ہیں۔ پس نئے دوستوں کو شروع میں ہی چندوں کا فلسفہ سمجھا کر اور مناسب رنگ میں تحریک کر کے چندوں کا عادی بنانا چاہیئے۔

(۵) عورتوں سے بھی باقاعدہ چندہ وصول کیا جائے۔ یہ خیال درست نہیں ہے کہ چونکہ عورتوں کی آمدنی خاوندوں کی طرف سے آتی ہے۔ اور خاوند اپنی آمدنی پر چندہ پہلے ہی دے دیتے ہیں۔ اس لئے عورتوں پر چندہ

(باقی صفحہ ۸ پر)

امۃ الرسول، امۃ البشیر وغیرہ مشرکانہ نام ہیں جن سے اجتناب کرنا چاہیئے

(رقم فرمودہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی)

اسلام نے توحید ذات باری تعالٰے پر انتہائی زور دیا ہے۔ بلکہ حق یہ ہے کہ قرآن کی رُو سے دین کی اصل جڑ توحید ہے اور باقی سب اس کی شاخیں ہیں۔ یہ درست ہے کہ ایمانیات کی بعض شاخیں بھی اتنی اہم ہیں کہ ان کے بغیر توحید کا عقیدہ زندہ نہیں رہ سکتا۔ مثل خدا کی نازل کردہ کتابوں پر ایمان لانا اور اس کی تقدیر خیر و شر پر ایمان لانا ایسے بنیادی عقائد ہیں کہ انہیں چھوڑ کر حقیقی توحید کا عقیدہ عملاً محال ہو جاتا ہے۔ لیکن بایں ہمہ اس میں کلام نہیں کہ دین کا اصل الاصول توحید ہے۔ اس لئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اس پر انتہائی زور دیا ہے۔ حتیٰ کہ نام جو عموماً صرف عرف کا ذریعہ ہوتے ہیں ان میں بھی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا یہ طریق تھا کہ اگر کسی نام میں شرک کی ذرہ بھر بھی ملونی پائی جاتی تھی۔ تو آپ اسے بدل دیتے تھے۔ مگر دوسرے ناموں میں خواہ وہ بظاہر کیسے ہی بے وقار سے ہوں عموماً دخل اندازی نہیں فرماتے تھے۔

مگر افسوس ہے کہ اس زمانہ میں جہاں اور کئی باتوں میں **شرکِ خفی** نے دخل پا لیا ہے وہاں بعض نام بھی ایسے رکھے جانے لگے ہیں جن میں شرک کی آمیزش ہوتی ہے۔ اور بدقسمتی سے ایسے نام بعض احمدیوں کے بھی پائے جاتے ہیں۔ جو وہ دوسروں کی دیکھا دیکھی رکھ لیتے ہیں۔ مثلاً بعض احمدی مستورات کے نام **امۃ البشیر** اور **امۃ الرسول** پائے گئے ہیں۔ چونکہ بشیر خدا کا نام نہیں ہے اور امۃ الرسول میں بندگی کی نسبت خدا کی بجائے رسول کی طرف ہوتی ہے جو درست نہیں۔ اس لئے ایسے ناموں کو بدل دینا چاہیئے۔ ہمارے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو شرک سے شدید نفرت تھی اور آپ کا یہ خیال تھا کہ شرک بالذات تو دور کی بات ہے آپ **شرک فی الصفات** کی ذراسی آمیزش کو بھی برداشت نہیں فرماتے تھے۔ چنانچہ جب ایک دفعہ کسی خوشی کے موقعہ پر مدینہ کے بعض خورد سال بچوں نے آپ کے سامنے یہ گیت گایا **فینا رسول یعلم ما فی غد** (یعنی ہمارے اندر ایسا رسول ہے جو آئندہ کی باتیں جانتا ہے) تو آپ نے ان بچوں کو فوراً ٹوکا اور فرمایا کہ یہ الفاظ نہ کہو۔

چونکہ ہماری جماعت بھی خدا کے فضل سے توحید کا پیغام لے کر اٹھی ہے۔ اور ہر قسم کے **شرک جلی** اور **شرک خفی** کے مٹانے کا عزم رکھتی ہے۔ اس لئے ہمیں بھی اس معاملہ میں بہت محتاط رہنا چاہیئے۔ اور کوئی ایسا نام نہیں رکھنا چاہیئے جس میں شرک کی ملونی پائی جائے۔ ہمارے خدا کے نام معلوم و معروف ہیں۔ (حدیث میں ننانوے معروف نام بیان ہوئے ہیں) اس لئے اگر **عبد** یا **امۃ** کی صورت میں نام رکھنا ہو۔ تو خدا کے کسی معلوم و معروف نام پر نام رکھا جائے۔ ورنہ کوئی اور ایسا نام رکھ لیا جائے۔ جس میں شرک کی آمیزش نہ ہو۔ ذاتی طور پر میں سمجھتا ہوں کہ امام بخش اور رسول بخش وغیرہ نام بھی درست نہیں۔ کیونکہ گو ان ناموں کی دوسری تشریح ہو سکتی ہے۔ مگر کوئی وجہ نہیں ہے کہ ہم ایک ممنوع رکھ کے قریب قدم رکھ کر اپنے ایمانوں کو خطرہ میں ڈالیں۔

ضمناً دوستوں کو یہ بات بھی یاد رکھنی چاہیئے کہ امۃ کے لفظ میں میم کا حرف ساکن نہیں ہے۔ بلکہ متحرک ہے یعنی زبر کے ساتھ ہے۔ مگر صحیح تلفظ نہ جاننے کی وجہ سے اکثر دوست انگریزی میں امۃ کا ہجا غلط لکھتے ہیں مثلاً اگر امۃ المجید لکھنا ہو تو عموماً Amtul Majid لکھ دیا جاتا ہے۔ حالانکہ صحیح ہجا Amatul Majid ہے جس میں M کے بعد A آتا ہے۔ چونکہ چھوٹی چھوٹی غلطیوں سے بھی علم کا معیار گرتا ہے۔ اور چھوٹی چھوٹی باتوں میں صحت کا خیال رکھنے سے علم ترقی کرتا ہے۔ اس لئے ہمارے بھائیوں اور بہنوں کو اس کا بھی خیال رکھنا چاہیئے۔ فقط والسلام

(خاکسار مرزا بشیر احمد ربوہ ۲۶ اپریل ۱۹۵۵ء)

حضرت بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی

کی خدمت میں خط ارسال کرنے والے احباب کی اطلاع کے لئے لکھا جاتا ہے کہ حضرت بھائی جی محترم اپنی علالت اور کمزوری کے باعث فرداً فرداً جواب دینے سے معذرت فرماتے ہیں۔ البتہ ہر دوست کے حق میں دعائیں جاری ہیں۔

رمضان المبارک کی برکات

از شیخ نذیر احمد مبشر حیدر آبادی متعلم جامعۃ المبشرین ربوہ

رمضان المبارک کے فضائل اور برکات اتنے عظیم القدر ہیں کہ شمار و قطار سے بھی باہر ہیں۔ ان میں سے صرف چند ایک بیان کرتا ہوں۔

(۱) نزول القرآن۔ رمضان المبارک کی برکات میں سے سب سے بڑی برکت قرآن کریم کا نزول ہے۔ جیسا کہ خدا تعالٰے فرماتا ہے **شھر رمضان الذی انزل فیہ القراٰن ھدًی للناس** (البقرہ) یعنی رمضان ایک ایسا بابرکت مہینہ ہے جس میں اللہ تعالٰے نے تمام بنی نوع انسان کی ہدایت اور رہنمائی کے لئے قیامت تک کے لئے ایک مکمل ضابطۂ حیات نازل فرمایا۔ پس اس ضابطہ سے فائدہ اُٹھانے کے لئے رمضان المبارک میں اس کی تلاوت کا التزام کیا جائے بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ جن مسلمانوں کے لئے ممکن ہو وہ رمضان المبارک میں قرآن مجید کے ۲ دور مکمل کریں۔ اور ۲ کے عدد میں تکرار کا مفہوم پایا جاتا ہے۔ اور تکرار میں برکات کے علاوہ عابد بندہ کی طرف سے تلاوت پر دوام کا اقرار بھی ہوتا ہے۔

(۲) صیام رمضان۔ دوسری برکت روزہ ہے جیسا کہ اللہ تعالٰے فرماتا ہے۔ **یا ایھا الذین اٰمنوا کتب علیکم الصیام کما کتب علی الذین من قبلکم لعلکم تتقون** (البقرہ ع ۲۲)

صوم کے لغوی معنی۔ الانقطاع عن العمل کے ہیں۔ گویا روزہ کے معنی شریعت میں صبح صادق سے لیکر غروب الشمس تک خدا تعالٰے کی خاطر کھانے پینے اور بیوی سے مباشرت کرنے سے پرہیز کرنا ہے۔

اس آیت میں اللہ تعالٰے نے بتایا کہ روزے صرف تم پر ہی فرض نہیں کئے گئے بلکہ ان لوگوں پر بھی کئے گئے جو تم سے پہلے تھے۔ چنانچہ مذاہب عالم کی تاریخ کا مطالعہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ان سب میں روزہ کی اصولی تعلیم موجود ہے۔

ہندو مذہب۔ میں بعض مخصوص ایام میں "برت" رکھنے کا قدیم ایام سے رواج چلا آتا ہے۔

یہودیوں میں بھی بعض دنوں کے روزے پائے جاتے ہیں وہ عام طور پر غروب آفتاب سے لے کر دوسرے دن غروب آفتاب تک کھانا بند کر دیتے تھے۔ ٹاٹ پہن لیا کرتے تھے۔ اور سروں پر راکھ ڈال لیتے تھے۔ ہاتھوں کا دھونا اور سر میں تیل ڈالنا بند کر دیتے تھے۔ اور آہ و فغاں اور واویلا کرنے میں مصروف ہو جاتے تھے۔ یہودی لوگ ہر ہفتہ۔ سوموار اور جمعرات کو روزہ رکھا کرتے تھے۔

عیسائی لوگ بالعموم روزوں میں بے پرواہی برتتے ہیں مگر حضرت مسیح علیہ السلام نے ایک مرتبہ چالیس دن کے روزے رکھے تھے حضرت مسیح کے زمانہ میں روزہ زیادہ تر ریاکاری کے طور پر رکھا جاتا تھا اسی لئے حضرت مسیح کی طرف سے بظاہر یہودی روزہ کی مخالفت مروی ہے۔ الغرض تمام مذاہب میں روزہ کا حکم موجود ہے۔

روزہ کی غرض و غائت۔ قرآن کریم نے روزہ کی غرض و غایت **لعلکم تتقون** فرما کر حصول تقویٰ قرار دی ہے۔ یعنی قلب انسانی جو تمام افعال پر حکومت کرتا ہے آلائش سے پاک ہو جائے۔ یہ صرف ایک ظاہری چیز ہی نہیں بلکہ قرآن پاک کہتا ہے۔ کہ روزے سے انسان میں ایک ایسی روحانی قوت پیدا ہو جاتی ہے کہ وہ گناہ پر قابو پا لیتا ہے۔ اور اللہ تعالٰے کا قرب حاصل کر لیتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ روح پر جسم کی گرفت کم ہو جاتی ہے اور روح اس قید سے آزاد ہو کر روحانی فضاء میں پرواز کرنا شروع کر دیتی ہے۔ ایک طرف تو روح بند حصوں سے آزاد ہوتی ہے۔ تاکہ روحانی فضاء میں پرواز کر سکے۔ دوسری طرف اس کا جسم سے اعلےٰ تعلق پیدا ہو جاتا ہے۔ تاکہ وہ عبادت کو بہتر طریق سے سرانجام دے سکے اس لئے سال کے ایک حصے میں روزے کا حکم ہے تاکہ روح کو جلاء حاصل ہو سکے اور دوسرے حصے میں جسم کو یہی وجہ ہے کہ اسلام نے ہمیشہ روزے رکھنا منع کیا ہے۔ کیونکہ اس سے بعض ترقیات مسدود ہو جائیں گی۔

اسلام میں نہ تو زیادہ سختی کی گئی ہے۔ اور حد سے زیادہ نرمی۔ نہ تو راہب پیدا کرنا چاہتا ہے۔ نہ ہی بالکل دنیدار۔ بلکہ اسلام کا یہ مقصد ہے کہ تمام طاقتیں ترقی کریں یہ نہیں کہ ایک شاخ تو خوب پھلے۔ پھولے اور دوسری بالکل خشک ہو جائے۔

روزے کے فوائد۔ تقویٰ کے حصول کے علاوہ روزے کے اور بھی بہت سے فائدے

ہیں کہ اس سے قوت برداشت کا امتحان ہو جاتا ہے۔ غریب آدمی کے لئے جسے ایک وقت پیٹ بھر کر کھانا بھی نصیب نہیں ہوتا اس کے لئے روزہ رکھنا آسان ہے۔ مگر ایک امیر آدمی کے لئے جو دن میں چار دفعہ باقاعدہ معین اوقات پر کھانا کھاتا ہے اس کے لئے طلوع آفتاب سے غروب آفتاب تک گرمی کے موسم میں کھانے اور پانی کو بالکل ہاتھ نہ لگانا کوئی آسان کام نہیں۔ اور صرف ایک دن نہیں بلکہ سارا مہینہ۔ اب خیال فرمائیے کہ ایک امیر آدمی کے لئے جو ناز و نعم کی زندگی کا عادی ہے یہ کس قدر مشکل ہے۔

پس روزہ امراء میں قوت برداشت پیدا کرتا ہے۔ اور یہ ان کو اس امر کی طرف بھی توجہ دلاتا ہے کہ ان کے فرائض غریبوں کے لئے کیا ہیں۔ حضور مگا قحط کے زمانہ میں غرباء کا کیا حال ہوگا۔ اور امیر آدمی جس نے ساری عمر ایک وقت کے کھانے میں ناغہ نہیں کیا وہ ایک یتیم کے فاقے کس طرح سمجھ سکتا ہے۔ بھوک اور پیاس کی تکلیف سے وہ بالکل ناواقف ہے۔ اس لئے اس کے دل میں ان چیزوں کی وجہ سے رحم بھی پیدا نہیں ہو سکتا۔ اور اس چیز کا علم کہ اس کے کئی بھائی مبتلا ہیں جو بھوک اور پیاس کی وجہ سے مر رہے ہیں۔ اس کو اپنے فرض سے کبھی غافل نہیں کر سکتا جس مصیبت کا اس نے خود تجربہ کر لیا وہ اس سے لاپرواہ نہیں ہو سکتا۔

اسی طرح غور کرنے سے روزے کے بہت سے فوائد معلوم ہو سکتے ہیں۔ مگر جیسا کہ پہلے بتایا گیا ہے کہ روزے کا اصل مقصد تقویٰ ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ محض بھوکا اور پیاسا رہنے سے خدا تعالیٰ خوش نہیں ہوتا۔ جب تک انسان بدی اور گناہ سے بھی نہ بچے ورنہ روزہ رکھنا محض بھوکا مرنا ہوگا۔ اس سے پتہ لگتا ہے کہ روزے کا مقصد یہ ہے کہ انسان میں ایسی روحانی قوت پیدا ہو جائے کہ صفات الٰہیہ اس میں منعکس ہو جائیں وہ شخص جو محض ظاہر کو پورا کرتا ہے مگر روح کو بھلا دیتا ہے وہ کسی قسم کے اجر پانے کا مستحق نہیں۔

ایک اعتراض۔ روزے کے خلاف ایک اعتراض کیا جاتا ہے کہ انسان کے بھوکا پیاسا رہنے سے خدا تعالیٰ کو کیا فائدہ؟

جواب:- یہ درست ہے اسلام بھی یہی کہتا ہے کہ خدا تعالیٰ کو انسان کے روزوں کی کوئی ضرورت نہیں۔ ان سے خدا تعالیٰ کو کچھ فائدہ نہیں پہنچتا۔ بلکہ خود انسان کو جسمانی، اخلاقی اور روحانی فوائد پہنچتے ہیں۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جو شخص روزہ میں لغو باتوں اور فضول کاموں کو نہیں چھوڑتا اس کے روزے عبث ہیں۔ روزہ کی غرض تقویٰ کا حصول ہے تاکہ سفلی زندگی سے نجات حاصل ہو۔ اسلام یہ نہیں چاہتا کہ اس کے متبعین آرام کی زندگی بسر کر کے جسمانی مشقت اٹھانے کے ناقابل ہو جائیں۔ روزہ انسان کو چست اور تکلیف کا عادی کر دیتا ہے۔ اس کے علاوہ طبی طور پر بھی روزہ بہت مفید ثابت ہوا ہے۔

قومی فائدہ۔ اگر کسی قوم کے غریب اور کمزور افراد مضبوط ہو جائیں تو قوم بھی مضبوط ہو جاتی ہے۔ جو قوم اپنے غرباء کی پرواہ نہیں کرتی وہ تباہ ہو جاتی ہے پس روزہ امراء کے دل میں غریبوں کے متعلق ایک رحم کا جذبہ پیدا کرتا ہے۔

گناہ سے بچنے کا ذریعہ۔ روزہ گناہ سے بچنے کا بھی ایک بڑا ذریعہ ہے۔ کیونکہ گناہ دنیاوی لذات کی کشش سے پیدا ہوتا ہے جب انسان ایک خاص طرز زندگی کا عادی ہو جائے تو اسے ترک کرنا اس کے لئے مشکل ہو جاتا ہے مگر جو شخص اس طرز کی زندگی کو اپنی مرضی کے ماتحت ترک کر سکے وہ اس کا غلام نہیں بن سکتا۔ جو شخص ایک مہینہ بھر ان لذات کو جن سے گناہ کی طرف کشش پیدا ہوتی ہے اپنی مرضی سے ترک کر سکتا ہے۔ اور خدا تعالیٰ کی رضاء کی خاطر وہ اپنے نفس کو مارتا ہے تو اس کے لئے گناہ پر قابو پا لینا کوئی مشکل امر نہیں ہے۔ اس کے علاوہ جب انسان خدا تعالیٰ کی رضا کی خاطر ان چیزوں کو جو اس کے لئے جائز ہیں انہیں اپنی مرضی سے ترک کر دیتا ہے تو پھر یہ کیسے ممکن ہے کہ وہ کسی دوسرے کی بہو یا بہن پر نظر اٹھائے۔

پس انسان جب روزہ رکھتا ہے تو کھانے پینے اور ازدواجی تعلقات سے اجتناب کرتا ہے۔ تو خدا تعالیٰ کی مشابہت اختیار کر لیتا ہے کیونکہ خدا تعالیٰ کی شان اس سے بزرگ و بالاتر ہے۔ جیسا کہ حدیث میں آیا ہے تخلقوا باخلاق اللہ اور انہیں ایام رمضان میں ہی انسان بڑی مشابہت کافر سے بچتا ہے۔ کیونکہ ان دنوں میں مومن کو کھانے کا موقعہ کم ملتا ہے۔ جیسا کہ حدیث میں آیا ہے المومن یاکل فی معی واحد والکافر فی سبعۃ امعاء۔

(۳) قبولیت دعا۔ رمضان المبارک کی تیسری برکت دعاؤں کی قبولیت کا بہترین موقعہ ہے۔ روزوں کے ذکر کے ساتھ ہی اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا۔ واذا سئلک عبادی عنی فانی قریب اجیب دعوۃ الداع اذا دعان فلیستجیبوا لی ولیومنوا بی لعلھم یرشدون (البقرہ ع ۲۲) یعنی رمضان کے مہینہ میں میں اپنے بندوں کے بہت قریب ہو جاتا ہوں اور ہر پکارنے والے کی دعا کو سنتا اور اپنی سنت کے مطابق قبول کرتا ہوں۔ مگر شرط یہ ہے کہ وہ مجھ پر سچا ایمان لائے اور میری فرمانبرداری اختیار کرے۔

رمضان المبارک کے ایام میں چونکہ انسان کو نوافل کثرت سے ادا کرنے کی توفیق ملتی ہے اور تراویح کے انتظام سے فائدہ اٹھاتے ہوئے وہ لوگ بھی نوافل ادا کر لیتے ہیں جن کو دوسرے ایام میں بہت کم ایسا موقعہ ملتا ہے اور صاحب توفیق لوگوں کو اعتکاف کی حالت میں دعاؤں کا موقعہ زیادہ میسر آتا ہے یہی امور الہام۔ وحی۔ کشوف اور رویائے صالحہ کے دروازے کھولنے والے ہیں۔

(۴) صدقہ وخیرات۔ رمضان المبارک کے ایام میں غرباء۔ یتامیٰ۔ بیوگان اور مساکین کی صدقات اور خیرات کے ذریعہ امداد کرنی چاہیئے۔ اور ان کے ساتھ ہمدردی کا سلوک کرنا چاہیئے۔ اور ہمدردی نوع انسان کے ساتھ ایک ایسی عبادت ہے جو تمام عبادتوں کا اصل ہے۔ حدیث میں آتا ہے من رَحِمَ رُحِمَ ومن لا یَرحَم لا یُرحَم یعنی جو شخص دوسرے پر رحم کرے گا۔ وہ بھی رحم کیا جائے گا۔ اور جو شخص کسی دوسرے پر رحم نہیں کرے گا اس پر بھی رحم نہیں کیا جائے گا۔ گویا وہ اس ہمدردی اور رحم کی وجہ سے جس کی تحریک صدقہ وخیرات سے ہوتی ہے۔ اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کے نزدیک قابل رحم اور اس کے فضل کا جاذب ہو جاتا ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں اِنّ الصدقۃ تُطفِیٔ غضب الرب یعنی صدقہ وخیرات خدا تعالیٰ کے غضب کو ٹھنڈا کرنے کا موجب ہوتا ہے۔ مطلب اس کا یہ ہے کہ اگر کوئی شخص اپنی خطاؤں گناہوں اور بداعمالیوں کی وجہ سے خدا تعالیٰ کے غضب کو بھڑکائے تو اسے چاہیئے کہ خدا تعالیٰ کے حضور دل سے تائب ہو کر خدا تعالیٰ کے رستہ میں غرباء۔ مساکین۔ بیوگان وغیرہ کے لئے صدقہ وخیرات کرے تو خدا تعالیٰ کے غضب کو وہ صدقہ وخیرات ٹھنڈا کرنے کا موجب ہوں گے۔

پس رمضان المبارک کے مہینہ میں صدقہ وخیرات کرنے سے زیادہ ثواب ہوتا ہے۔ پس اس زرین موقع سے فائدہ اٹھانا چاہیئے۔

(۵) لیلۃ القدر۔ رمضان المبارک کی پانچویں برکت اور آخری جو میں بیان کرنا چاہتا ہوں وہ لیلۃ القدر ہے۔ یہ ایک الگ وسیع مضمون ہے۔

یہ ایک ثابت شدہ حقیقت ہے کہ خیالات کے بدلنے سے انسانی اعمال پر ایک نہایت ہی گہرا اثر پڑتا ہے۔ مثلاً ایک شخص کسی عزیز ترین شخص کی قبر پر دعا کرتا ہے تو اس مٹی کے ڈھیر کے سامنے کھڑے ہو کر دعا کرنے سے جو رقت اس پر طاری ہوتی ہے اس طرح کسی اور مقام پر نہیں ہوگی۔ حالانکہ اس عزیز کی موت کا واقعہ نیا نہیں ہوتا مگر چونکہ مرحوم کے زندگی کے حالات ایک ایک کر کے اس کے ذہن میں آتے رہتے ہیں۔ اور دل میں عجیب سی کیفیت پیدا کرتے ہیں۔ اسی طرح شادی اور پیدائش کے دن خوشی کا جو سماں ہوتا ہے وہ دوسرے دنوں میں نہیں ہوتا۔

پس یہی حال لیلۃ القدر کا قبولیت دعا کے لحاظ سے ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ ہم اس مہینہ کی ایک رات کو دعاؤں کی قبولیت کے لحاظ سے خاص فضیلت اور برتری بخشتے ہیں۔

پس اس رات کی عبادت ہزار ماہ کی عبادت سے بہتر ہے اور یہ ایک ایسی رحمت اور برکت ہے جو رمضان المبارک کا ہی حصہ ہے جیسا کہ حدیث میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم رمضان المبارک کے فضائل اور برکات شمار فرماتے ہوئے فرماتے ہیں۔

فیہ لیلۃ خیر من الف شھر من حرم خیرھا فقد حرم الخیر کلہ۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں رمضان المبارک کے فضائل اور برکات سے صحیح رنگ میں فائدہ اٹھا کر اللہ تعالیٰ کی سچی محبت اور اس کا قرب حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

برہام پور۔ ۹ مئی۔ صدر کانگرس مسٹر یو۔ این ڈھیبر نے آل انڈیا کانگرس کمیٹی کے اجلاس منعقدہ آج سہ پہر ختم ہوا۔ کانگریس کی سرگرمیوں کے متعلق ایک رپورٹ پیش کرتے ہوئے کانگرسیوں نے اپیل کی کہ وہ ان عظیم ذمہ داریوں کا احساس کریں جو آزادی کے بعد سوشلسٹ نمونہ کی ریاست کے بنانے کے متعلق کانگرس پر آپڑی ہیں۔ صدر کانگرس نے اس سلسلہ میں ایک چار نکاتی پروگرام پیش کیا اور اس کے پورا کرنے پر زور دیا۔

اس پروگرام کے چار نکات یہ ہیں:۔

(۱) دس سال میں بیکاری کا مکمل خاتمہ

(۲) دس سال میں ثانوی درجہ تک بنیادی تعلیم رائج کرنا۔

(۳) ۱۵ سال کی مدت میں آمدنی دوگنی کر کے عوام کا معیار زندگی بلند کرنا۔

(۴) سماجی اور اقتصادی زندگی میں سب لوگوں کو یکساں مواقع فراہم کرنا

انہوں نے اپنی تقریر میں فرقہ پرستی کو کانگرس اور ملک کی ترقی میں حارج قرار دیا اور اس کی مذمت کی۔

پیرس۔ ۹ مئی۔ یہاں فوٹوگرافی اور سینما کی ایک نمائش میں ۸۶ فٹ طویل اور ۲۰ فٹ عریض ایک رنگین فوٹو کی نمائش کی گئی۔ یہ دنیا کا سب سے بڑا فوٹو ہے۔ اور اس کا رقبہ ۱۷۲۰ مربع فٹ ہے۔

دہلی۔ ۹ مئی۔ نئی دہلی کے وزیر بحالیات ڈاکٹر مہرچند کھنہ نے کل اعلان کیا کہ جن مکانات یا حکومت کے تعمیر کردہ مکانوں میں پناہ گزین رہتے ہیں بشرطیکہ ان کی قیمت دس ہزار روپے سے کم ہو انہیں حکومت پناہ گزینوں کے ہاتھ میں فروخت کرے گی۔ انہوں نے اس امر کا اعلان پناہ گزینوں کی انجمنوں کے نمائندوں کے ایک وفد سے ملاقات میں کیا۔ ان لوگوں کو قیمت دس فی صد پہلی قسط کے طور پر ادا کرنا ہوگا۔ باقی قیمت ۵ سال کی مدت میں آسان قسطوں پر ادا کی جائے گی۔ دس ہزار روپے سے زیادہ کی قیمت کے ایسے مکانات جن میں پناہ گزین رہتے ہوں۔ نیلام کے ذریعہ فروخت کئے جائیں گے۔

برہام پور۔ ۸ مئی۔ وزیر اعظم مسٹر جواہر لال نہرو نے آج یہاں اعلان کیا کہ قوم کی طاقت کا انحصار ایٹم بم اور ہوائی جہازوں پر نہیں۔ بلکہ عوام کے اعتماد اور ان کی محنت سے کام کرنے کے عزم پر ہے۔ انہوں نے چار برائیوں کا ذکر کیا وہ یہ ہیں۔ قومی تفریق۔ صوبہ پرستی۔ فرقہ پرستی اور ذات پرستی۔ انہوں نے اعلان کیا کہ اگر یہ برائیاں دور کر دی گئیں۔ تو ہندوستان میں صحیح طور پر عوامی حکومت قائم ہو سکے گی۔

مسٹر نہرو نے بے روزگاری اور غربی کا تذکرہ بھی کیا اور کہا کہ ان برائیوں کو دور کرنے کے لئے عوام کو انتھک کام کرنے کی ضرورت ہے۔

جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے مسٹر نہرو نے کہا کہ قومی تفریق سب سے نامعقول چیز ہے۔ اور اس کو ہر قیمت پر ختم کر دینا چاہیئے۔ انہوں نے مزید کہا کہ صوبہ پرستی اور فرقہ پرستی اگر ختم نہیں کی گئیں تو ملک ترقی نہیں کر سکے گا۔ انہوں نے ذات پرستی کو ایک دوسری برائی قرار دیا اور کہا کہ یہ قومی ترقی میں مانع ہے مسٹر نہرو نے لسانی اختلافات کی سختی کے ساتھ مذمت کی۔

غریبی اور بے روزگاری کا ذکر کرتے ہوئے وزیر اعظم مسٹر نہرو نے کہا کہ اگر ہندوستان کے لوگوں نے کھیتوں اور فیکٹریوں میں محنت سے کام کیا تو مزید برائیاں ختم ہو جائیں گی۔ زیادہ سے زیادہ صنعتی و زرعی پیداوار یقینی طور پر غریبی کو ختم کر دے گا اور خوشحالی کا دور شروع ہوگا۔

زبان کا ذکر

لسانی اختلافات کی سخت الفاظ میں مذمت کرتے ہوئے مسٹر نہرو نے کہا کہ مجھے افسوس ہے کہ لوگ ایسے غیر اہم سوالات پر اپنی صلاحیتوں کو کھو رہے ہیں۔ اور ان اہم مسائل کو نظر انداز کر رہے ہیں۔ جو ملک کو درپیش ہیں۔ انہوں نے وارننگ دی کہ اگر لوگ زبان کی بنیاد پر آپس میں تقسیم ہو گئے تو مشکل سے حاصل کی ہوئی آزادی خطرہ میں پڑ جائے گی۔ میں نے کبھی نہیں دیکھا کہ کوئی ملک زبان کی بنا پر تقسیم ہوا ہو۔ داخلی انتشار اور نفاق ہونے کے سبب ہندوستان غیر ممالک کا غلام رہا۔ اگر لوگوں نے علیحدہ علیحدہ کمپارٹمنٹوں میں رہنے کی کوشش کی تو وہ تاریخ کو دہرائیں گے۔ وزیر اعظم نے کہا کہ ہندوستان ایک وسیع ملک ہے۔ اور اس میں مختلف ذات نسل اور مذہب کے لوگ رہتے ہیں میں چاہتا ہوں کہ ان میں مکمل اتحاد ہو۔ میری خواہش ہے کہ مختلف زبانوں کے بولنے والے لوگوں کو مل جل کر ایک اسٹیٹ میں رہنا چاہیئے۔ تاکہ وہ ایک دوسرے کی زبان اور مسائل کو سمجھیں۔ زبانوں کی بنا پر اختلافات کا اظہار کر کے وہ ملک کو کمزور کر رہے ہیں۔ اور بہت حد تک اپنی آزادی کو خطرہ میں ڈال رہے ہیں۔

مسٹر نہرو نے کہا کہ میں چاہتا ہوں کہ ہر زبان ہندوستان میں نہایت ترقی کرے۔ کسی زبان کو دوسری زبان کی قیمت پر ترقی کی اجازت نہیں دینی چاہیئے۔ تمام زبانوں کے ساتھ مساوی بنیاد پر سلوک کیا جائے۔ اور ان کی ترقی کے لئے مناسب آسانیاں دی جائیں۔ میں چاہتا ہوں کہ ایسی تمام ریاستوں کی جہاں ایک سے زیادہ زبانیں بولی جاتی ہیں۔ حکومتیں تمام زبانوں کو اہمیت دیں۔ اور کوئی ایسا قدم نہ اٹھائیں جس سے کسی زبان کی ترقی میں رکاوٹ پڑے۔ خواہ ریاست کے زیادہ سے زیادہ لوگ اسے نہ بولتے ہوں۔

امرتسر۔ ۱۱ مئی۔ اکالی لیڈر ماسٹر تارا سنگھ کو جنہیں کہ پنجابی صوبہ کے نعرہ پر لگی ہوئی پابندی توڑ کر دفعہ ۱۴۴ کی خلاف ورزی کرنے کے الزام میں گرفتار کیا گیا تھا۔ آج رہتک سنٹرل جیل میں بھیج دیا گیا۔ انہیں جوڈیشل حوالات میں رکھے جانے کیلئے ۱۴ دن کا ریمانڈ لے لیا گیا تھا۔ ان کے ساتھ جو دس اکالی لیڈر گرفتار ہوئے تھے وہ ڈسٹرکٹ جیل امرتسر میں ہی ہیں۔ پولیس نے آج مزید تین اکالیوں کو گرفتار کر لیا۔ انہوں نے کل ماسٹر تارا سنگھ کے ستیا گرہ کے موقع پر ہجوم میں سے پنجابی صوبہ کے نعرے لگائے تھے اس سلسلہ میں ایک درجن کے قریب مزید گرفتاریاں ہوں گی۔ سپرنٹنڈنٹ پولیس میجر نورنگ سنگھ نے بتلایا کہ شہر میں کوئی کشیدگی نہیں ہے تاہم احتیاطی اقدام کے طور پر شہر میں مسلح گھوڑ سوار اور پیدل پولیس گشت کر رہی ہے۔ نیز معلوم ہوا ہے کہ ماسٹر تارا سنگھ کی گرفتاری سے پہلے مرکزی سرکار کی منظوری لے لی گئی تھی۔

چندوں کے متعلق جماعت کی اہم ذمہ داری (بقیہ صفحہ ۵)

واجب نہیں ہے۔ خدا کے سامنے ہر شخص اپنے اعمال کا جداگانہ حساب رکھتا ہے۔ اور ہر شخص کو اپنی اپنی قبر میں جانا ہے۔ پس ہر شخص کو خواہ وہ مرد ہو یا عورت ہو خدمت دین میں بذات خود حصہ لینا چاہیئے جہاں عورتوں کو ان کے خاوندوں کی طرف سے جیب خرچ ملتا ہے وہاں وہ اس جیب خرچ میں سے چندہ دیں (جیسا کہ وہ ذاتی وصیت کی صورت میں چندہ وصیت دیتی ہیں) اور جن عورتوں کو کوئی معین جیب خرچ نہیں ملتا۔ وہ اپنے ذاتی خرچ کا اندازہ کر کے چندہ دے دیا کریں۔ بلکہ حق یہ ہے کہ تربیتی نقطۂ نگاہ سے عورتوں میں خدمت دین کا جذبہ پیدا کرنا مردوں کی نسبت بھی زیادہ ضروری ہے۔ کیونکہ ان کی گودوں میں قوم کے نونہال پلتے ہیں۔ اور اگر وہ دیندار اور خادم دین ہوں گی تو لازماً ان کی اولاد پر بھی ان کی اس نیکی کا اثر ہوگا۔ بچپن میں اولاد پر ماں کا اثر باپ کی نسبت یقیناً زیادہ ہوتا ہے۔

چھٹا اور سب سے زیادہ پختہ ذریعہ چندوں کی ترقی کا جماعت کی تربیت ہے اب جماعت پر وہ زمانہ ہے کہ جب براہِ راست بیعت کرنے والے احمدیوں کے مقابل پر نسلی احمدیوں کی تعداد بڑھ رہی ہے۔ اور ظاہر ہے کہ نسلی بیعت میں بالعموم وہ طاقت نہیں ہوتی۔ جو ایسی بیعت میں ہوتی ہے جو خود سوچ سمجھ کر علیٰ وجہ البصیرت کی جائے۔ براہِ راست بیعت ایسے درخت کا حکم رکھتی ہے جو بیوند کے ذریعہ تیار ہوتا ہے۔ لیکن نسلی احمدی تخمی درخت کے حکم میں ہیں۔ اور ہر شخص جانتا ہے کہ جس طرح بیوند کے ذریعہ تیار کیا ہوا پودا اصل درخت کی صفات کا ورثہ پاتا ہے۔ اور اس طرح تخم سے تیار کیا ہوا پودا نہیں پاتا۔ پس جب تک ہم اپنے بچوں اور اپنے نوجوانوں میں پیوندی پودے والا رنگ پیدا نہیں کریں گے اور ان کے دلوں میں ایمان کی براہ راست چنگاری روشن نہیں ہوگی۔ یہ حصہ انشاء اللہ ہمیشہ جماعت کی کمزوری کا موجب رہے گا اس لئے میں نے ناظر صاحب کو مشورہ دیا ہے کہ جہاں اور سکیموں کی طرف توجہ دی جائے۔ وہاں نظارت تعلیم و تربیت کے تعاون سے جماعت کی تربیت اور خصوصاً نئی نسل کی تربیت کی طرف بھی خاص توجہ ہونی چاہیئے۔ انفرادی اور اجتماعی تربیت قومی ترقی کا سب سے بڑا ستون ہے۔ بلکہ اگر اسے قومی زندگی میں ریڑھ کی ہڈی سے تعبیر کیا جائے تو بے جا نہیں ہوگا۔ اور تربیت کی ترقی کے نتیجہ میں لازماً چندوں میں بھی ترقی ہوگی۔ کیونکہ تربیت ہی وہ چیز ہے جس سے قومی ضروریات کا احساس اور قربانی کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کا حافظ و ناصر ہو اور ہمارے دلوں میں دین کی محبت پیدا کرے اور ہمیں صحیح معنوں میں خادم دین بنائے۔ وآخر دعوٰنا ان الحمد للہ رب العالمین

خاکسار مرزا بشیر احمد ربوہ ۴ مئی ۱۹۵۵ء